3 ایس سی آر سپریم کورٹ رپورٹس 845-854

18 رفروری 1961

از عدالت الاعظمیٰ

چینا کاٹن ایکسپورٹرس

بنام

بہاری لال رامچرن کاٹن ملز لمیٹڈ

(پی۔بی۔گجیندرا گڈکر اور کے۔سی۔داس گپتا، جسٹسز)

معاہدے کی خلاف ورزی ۔ سامان کی فروخت کا معاہدہ ۔ درآمدی لائسنس کے تابع سپلائی ۔ ترسیلی تاریخ کی ضمانت ۔ فراہمی میں ناکامی ۔ غیر ملکی سپلائرز کے ساتھ فروخت کنندہ کے معاہدے کی عدم دستیابی ۔ ذمہ داری۔

درخواست گزار نے اپنے اٹلین سپلائرز کے ساتھ اگست 1950 کے لیے 2,00,000 لِب کپاس کے ریشے اور نومبر دسمبر 1950 کے لیے 3,00,000 لِب کا معاہدہ کیا تھا۔ 22 جولائی 1950ء کو درخواست گزار نے مدعا علیہ کے ساتھ 40,000 پاؤنڈ ریشے کی فروخت کا معاہدہ کیا۔ 9 اگست 1950 کو، اس نے 50,000 پاؤنڈ ریشے کی فروخت کے لئے مدعا علیہ کے ساتھ ایک اور معاہدہ کیا، "اکتوبر/نومبر 1950 شپمنٹ"، دوسرے معاہدے کے تبصرے کے کالم میں یہ ذکر کیا گیا تھا:

”یہ معاہدہ درآمدی لائسنس سے مشروط ہے اور لہذا ترسیل کی تاریخ کی ضمانت نہیں ہے"۔ اکتوبر 1950 میں، اٹلین سپلائرز کے ساتھ پہلے معاہدے میں سے 50,000 پاؤنڈ آئے۔ اس میں سے 40,000 جواب دہندہ کو اس کے پہلے معاہدے کے خلاف او 10,000 دوسرے معاہدے کے مقابلے میں 10,000 پاؤنڈ فراہم کیے گئے تھے، دوسرے معاہدے کے مقابلے میں 40,000 پاؤنڈ کا بقایا فراہم نہیں کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ نے معاہدے کی خلاف ورزی پر ہرجانے کا مقدمہ دائر کیا۔ درخواست گزار نے دلیل دی کہ وہ ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ ترسیل کی تاریخ کی ضمانت نہیں دی گئی تھی اور چونکہ اس کے سپلائرز کے ساتھ مدعا علیہ کے ساتھ معاہدے کو پورا کرنے کے لئے کافی معاہدے تھے لیکن وہ اسے پورا کرنے سے قاصر تھا کیونکہ سپلائرڈ لیوری کرنے میں ناکام رہا تھا۔

کہا گیا کہ اپیل کنندہ معاہدے کی خلاف ورزی کا ذمہ دار تھا کیونکہ ترسیل کی تاریخ کی ضمانت دی گئی تھی اور چونکہ اپیل کنندہ کے پاس مدعا علیہ کے ساتھ معاہدے کو پورا کرنے کے لئے اپنے سپلائرز کے ساتھ مناسب معاہدے نہیں تھے۔ تجارتی معاہدوں میں وقت عام طور پر معاہدے کے جوہر کا حامل ہوتا ہے۔ تبصرے کے کالم کے الفاظ کا مطلب یہ تھا کہ ترسیل کی تاریخ کی ضمانت صرف اس حد تک نہیں دی گئی تھی کہ درآمدی لائسنس کے حصول میں تاخیر ترسیل کی تاریخ کو برقرار رکھنے کی راہ میں رکاوٹ بنی۔ چونکہ لائسنس حاصل کرنے میں کوئی تاخیر نہیں ہوئی تھی لہذا ترسیل کی تاریخ اکتوبر/ نومبر 1950 کی ضمانت دی گئی تھی۔ معاہدے کی دیگر شرائط سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ترسیل کی تاریخ کی ضمانت دی گئی تھی۔ درخواست گزار کو یہ دکھانا تھا کہ خلاف ورزی کی تاریخ یعنی 15 دسمبر 1950 کو اس کے پاس ایک معاہدہ تھا جس کے تحت وہ اکتوبر/ نومبر سامان کی ترسیل فروخت کرنے کے اپنے معاہدے کی پاسداری کرنے کے لئے سامان حاصل کرسکتا تھا، بشرطیکہ معاہدہ نہ توڑا گیا ہو۔ سپلائرز کے ساتھ پہلا معاہدہ ستمبر کے آخر میں منسوخ کر دیا گیا تھا اور اپیل کنندہ متعلقہ تاریخ پر اس کے تحت کوئی سامان وصول کرنے کا

حقدار نہیں تھا۔ دوسرے معاہدے کے تحت یہ نہیں کہا جا سکتا کہ سپلائی 15 دسمبر سے پہلے قسطوں کے ذریعے سامان کی فراہمی یا کم از کم 40,000 پاؤنڈ کی فراہمی کے پابند تھے، کیونکہ سپلائرز کے ساتھ معاہدہ عدالت کے سامنے پیش نہیں کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہا تھا کہ اس کے پاس مقدمے میں معاہدے کو پورا کرنے کے لئے مناسب معاہدہ تھا۔ اپیل کنندہ کے لئے یہ دکھانا کافی نہیں تھا کہ اس کے مدعا علیہ کے ساتھ اپنے معاہدے کو پورا کرنے کا امکان ہے۔

بلاسی رام ٹھاکر داس بنام گبے (1915) آئی ایل آر 43 کلکتہ 305 اور فینیکس ملز لمیٹڈ بنام مادھوداس روپ چند (1916) 24 بمبئی ایل آر 142 کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1956 کی دیوانی اپیل نمبر 331۔

11 مارچ 1955 کو بمبئی ہائی کورٹ کے فیصلے اور فرمان سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل نمبر 97 میں اپیل کی گئی۔

درخواست گزاروں کی طرف سے انڈیا کے اٹارنی جنرل ایم سی سیتلواڑ اور جی سی ماتھر شامل ہیں۔

جواب دہندگان کی طرف سے ارشوتم تریکم داس، ایس این اینڈلے، جے بی داداچن جی اور رمیشور ناتھ شامل ہیں۔

17/ فروری 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس داس گپتا: یہ اپیل بمبئی ہائی کورٹ کی کورٹ آف اپیل کے فیصلے سے ہے جس میں فروخت کے معاہدے کی خلاف ورزی کے لئے ہرجانے کے مقدمے میں اس عدالت کے سنگل جج کے فیصلے کی تصدیق کی گئی ہے 9 اگست 1950 کو بمبئی میں تحریری طور پر کیے گئے ایک معاہدے کے تحت درخواست گزار جو بمبئی میں امپورٹ اور ایکسپورٹ ٹریڈرز کے طور پر کاروبار کرتے ہیں، وہ مدعا علیہ کو فروخت کرنے پر راضی ہو گئے، ایک کمپنی جو بمبئی میں کاٹن اسپننگ اور ویونگ مل کے طور پر بھی کاروبار کررہی ہے، اور جواب دہندہ نے اس میں بیان کردہ معیار کی 50,000 پاؤنڈ اٹلین اسٹیپل ریشے کاٹن خریدنے پر رضامندی ظاہر کی۔ 1350 روپے فی کینڈی ایکس ڈاک، ترسیل اکتوبر/نومبر 1950 اس مقدار میں سے 10,000 پاؤنڈ 31 اکتوبر 1950 کو مدعا علیہ کمپنی کو فراہم اور قبول کیے گئے تھے۔ 40,000 پاؤنڈ کی بقیہ رقم معاہدے کی شرائط کے مطابق فراہم نہیں کی گئی تھی، مدعا علیہ کمپنی نے موجودہ مقدمہ اس الزام پر ہرجانے کے لئے دائر کیا کہ اپیل کنندہ فرم غلط طریقے سے معاہدے کے سامان کی اس بقیہ رقم کی فراہمی میں ناکام رہی اور اسے نظر انداز کیا۔ درخواست گزار نے یہ رقم دینے میں ناکامی کا اعتراف کیا۔ لیکن درخواست کی کہ یہ ڈلیور کرنے میں غلط ناکامی نہیں تھی۔ درخواست گزار نے اپنے تحریری بیان میں کہا کہ سامان کی عدم فراہمی کی وجہ یہ ہے کہ درمیانی فریق (یعنی سپلائرز) مدعا علیہ کو سامان کی فراہمی اور ترسیل میں ناکام رہے اور ان کے کنٹرول سے باہر کے حالات بھی۔ اور دعوی کیا کہ اسے معاہدے کی مطبوعہ ٹرم 16 کے تحت مدعی کمپنی کو کسی بھی ذمہ داری سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔ مدعا علیہ نے مزید استدعا کی کہ معاہدے میں بیان کردہ ترسیل کے وقت کی ضمانت نہیں دی گئی تھی، اور ترسیل کا وقت معاہدے کے جوہر کا نہیں تھا۔ ٹرائل جج نے قرار دیا کہ ترسیل کے وقت کی ضمانت دی گئی تھی، سوائے اس کے کہ ترسیل میں تاخیر درآمدی لائسنس کے حصول میں تاخیر کی وجہ سے ہوسکتی ہے، تاہم موجودہ معاملے میں اچھے وقت میں حاصل کیا گیا تھا۔ ترسیل کا وہ وقت معاہدے کے جوہر کا تھا۔ اور آخر میں یہ کہ

یہاں کسی بھی" درمیانی فریق" کے سامان کی فراہمی یا فراہمی میں ناکام ہونے کا کوئی معاملہ نہیں تھا اور چونکہ مدعا علیہ فرم نے کوئی مناسب معاہدہ نہیں کیا تھا جس سے اسے ممکن بنایا جاسکتا تھا۔ سامان کی فراہمی حاصل کرنے کے لئے اگر ایسا معاہدہ نہیں توڑا گیا تھا جس سے وہ ان 40,000 پاؤنڈ کی فراہمی کرسکتا تھا۔ مزید یہ دفاع بھی ناکام رہا کہ سپلائی نہ ہونے کی وجہ" ان کے کنٹرول سے باہر کے حالات" تھے۔ اس کے مطابق ٹرائل جج نے کہا کہ اپیل کنندہ فرم اور مدعی کمپنی کی جانب سے معاہدے کی غلط خلاف ورزی کی گئی ہے اور مدعا علیہ ہرجانے کا حقدار ہے۔ نقصانات کا اصل تخمینہ کمشنر کو بھیج دیا گیا تھا۔

مدعا علیہ کی اپیل پر اپیل کورٹ نے ٹرائل جج سے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ امپورٹ لائسنس کے حصول میں کوئی تاخیر نہیں ہوئی اس لیے اکتوبر نومبر کی ترسیل کا سامان مدعی کو پہنچانے کی ذمہ داری برقرار رہے گی۔ فاضل ججوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ" ڈلیوری دینے میں ناکامی بنیادی طور پر اس وجہ سے پیدا ہوئی کیونکہ مدعا علیہان کبھی بھی ڈلیوری دینے کی اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے تیار اور تیار نہیں تھے کیونکہ انہوں نے اٹلی سے سامان حاصل کرنے کا کوئی انتظام نہیں کیا تھا جو وہ معاہدے کے وقت پہنچا سکتے تھے۔ لہذا، اپیل کی عدالت نے کہا کہ مدعا علیہ کے لئے معاہدے کی کسی بھی شق پر بھروسہ کرنا کھلا نہیں ہے جو ان کی طرف سے تاخیر کو معاف کرتا ہے یا جو انہیں فراہمی سے معذرت کرتا ہے۔ اس کے مطابق اپیل خارج کر دی گئی۔

برطرفی کے اس حکم کے خلاف ہی اس عدالت سے خصوصی اجازت حاصل کرنے کے بعد مدعا علیہ فرم کی جانب سے موجودہ اپیل کو ترجیح دی گئی ہے۔

اپیل کی حمایت میں ہمارے سامنے تین اعتراضات اٹھائے گئے تھے۔ پہلی دلیل یہ ہے کہ ترسیل کی تاریخ کی ضمانت نہیں دی گئی تھی۔ دوسری دلیل، جو واقعی پہلے میں شامل ہے، یہ ہے کہ ترسیل کا وقت معاہدے کے جوہر کا نہیں تھا۔ آخر میں، اس بات پر زور دیا گیا کہ مدعا علیہ فرم نے اپنے اٹلین

سپلائرز کے ساتھ جو معاہدے کیے تھے، وہ ان کے اچھے وقت میں رسد حاصل کرنے کے لئے کافی تھے تا کہ اگران معاہدوں کو توڑا نہ گیا ہوتو وہ مدعی کمپنی کو مناسب وقت پر مطلوبہ ترسیل مکمل کرسکیں۔

یہ معاہدہ ایک مطبوعہ دستاویز پر تھا، جس میں مقدار، معیار، قیمت، ترسیل، ادائیگی اور مخطوطے میں بھرے گئے تبصرے کے کالم سے متعلق شرائط شامل تھیں۔ترسیل کے خلاف — ہم" اکتوبر/ نومبر 1950 تلاش کرتے ہیں۔تبصرے کے کالم میں ہمیں مندرجہ ذیل لکھا ہوا ملتا ہے:'1۔ انوائس وزن کو قبول کیا جانا چاہئے۔2۔ یہ معاہدہ درآمدی لائسنس سے مشروط ہے اور لہذا ترسیل کی تاریخ کی ضمانت نہیں ہے۔اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ معاہدے کے مطبوعہ حصے میں جو کچھ بھی پہلے کہا گیا ہوسکتا ہے، فریقین نے" اکتوبر/ نومبر 1950 کو ترسیل کی تاریخ کے طور پر متعین کرنے کے بعد، تبصرے کے کالم میں ایک واضح شرط عائد کرنے کے بعد، اس اہم سوال پر کہ آیا ترسیل کی تاریخ کی ضمانت دی جارہی تھی یا نہیں اور اگر ایسا ہے تو، کس حد تک الفاظ یہ ہیں:" یہ معاہدہ درآمدی لائسنس سے مشروط ہے، اور لہذا ترسیل کی تاریخ کی ضمانت نہیں ہے۔" جیسا کہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ تجارتی معاہدوں میں وقت عام طور پر معاہدے کے جوہر کا حصہ ہوتا ہے اور لفظ" لہٰذا" کو اس کے فطری، گرامر کے معنی دیتے ہوئے، ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ فریقین کا ارادہ یہ تھا کہ ترسیل میں تاخیر اس حد تک ہے کہ ترسیل کی تاریخ اکتوبر/ نومبر 1950 کو برقرار رکھنے کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ اس ترسیل کی تاریخ کی ضمانت نہیں دی گئی تھی۔لیکن اس استثناء ترسیل اکتبوبر/ نومبر، 1950 کی ضمانت دی گئی تھی۔فاضل اٹارنی جنرل کی جانب سے یہ بات زور دے کر کہی گئی ہے کہ فریقین کئی وجوہات میں سے صرف ایک کا ذکر کر رہے تھے جو ترسیل میں تاخیر کا سبب بن سکتی ہیں اور اس لیے اس کا استعمال صرف کئی وجوہات میں سے ایک کے درمیان تعلق ظاہر کرنے کے لیے کیا گیا تھا۔ہم،" لہذا" کے استعمال کی اس وضاحت کو قابل قبول نہیں سمجھتے ہیں۔اگر فریقین کا ارادہ ہے کہ درآمدی لائسنس کے حصول میں تاخیر کے علاوہ ترسیل کی تاریخ کی بھی ضمانت نہیں دی گئی تو اس طرح

کے ارادے کے اظہار کا فطری طریقہ یہ ہوگا کہ تجارتی معاہدوں میں وقت کو معاہدے کے جوہر کے طور پر دیکھنے کے عام ارادے کے برعکس ارادہ یہ کہا جائے کہ" یہ معاہدہ درآمدی لائسنس سے مشروط ہے اور ترسیل کی تاریخ کی ضمانت نہیں ہے۔ اسی ارادے کے اظہار کے دوسرے طریقے بھی ہو سکتے ہیں، لیکن یہ توقع کرنا مناسب ہے کہ گرامر کے عام اصولوں پر عمل کرنے والا کوئی بھی شخص اس تناظر میں "لہذا" کا استعمال نہیں کرے گا سوائے اس کے کہ صرف اس حد تک کہ درآمدی لائسنس ترسیل کے وقت میں تاخیر کی وجہ سے تاخیر کی ضمانت نہیں دی گئی تھی۔

جیسا کہ ہم پہلے ہی ذکر کر چکے ہیں، تبصرے کا کالم مخطوطے میں بھرا گیا تھا اور اس کے نتیجے میں اگر ان شرائط نے خود ہی اس نتیجے پر پہنچنے کا جواز پیش کیا ہو کہ فریقین کا ارادہ تھا کہ ترسیل کی تاریخ کی ضمانت نہیں دی گئی تھی، تو مخطوطے میں ظاہر کردہ ارادہ غالب ہونا چاہیئے۔ تاہم ہم اس بات سے مطمئن نہیں ہیں کہ پرنٹ میں موجود شرائط اس طرح کے کسی بھی نتیجے کا جواز پیش کریں گی۔ فاضل اٹارنی جنرل نے ہمیں قائل کرنے کی کوشش کی کہ چھپی ہوئی اصطلاح 2 ترسیل کی تاریخ کی ضمانت سے بالکل مطابقت نہیں رکھتی۔ اصطلاح 2 دو حصوں میں ہے۔ پہلے حصے میں کہا گیا ہے کہ شق 7 اور 9 کی شقوں کے تحت، ''اگر سامان یا ان کا کوئی حصہ شق 9 میں بیان کردہ سامان کے علاوہ کسی اور وجہ یا وجوہات کی بنا پر نہیں بھیجا جاتا ہے تو، مذکورہ شق 7 میں فراہم کردہ پندرہ دن کے وقفے کے ساتھ ترسیل کے وقت کے اندر، فروخت کنندہ ذمہ دار نہیں ہوں گے بلکہ ایسی غیر ترسیل کے خریداروں کو نوٹس دیں گے اور خریداروں کے پاس اختیار ہوگا کہ وہ اس کا اختیار کریں گے۔ کسی بھی الاؤنس یا معاوضے کا دعوی کیے بغیر اس طرح واجب الادا حصے کو منسوخ کریں یا وقتاً فوقتاً ترسیل کے لئے وقت میں اتنی توسیع دیں جس کی فروخت کنندگان کو ضرورت ہو، جیسا کہ دوسرے پیراگراف میں ذکر کیا گیا ہے۔ ٹرم 2 کے دوسرے پیراگراف میں تاخیر کی مختلف مدتوں کے لئے الاؤنس کی گریجویٹ شرحیں بیان کی گئی ہیں: ایک ماہ تک تاخیر کے لئے 11/2 فیصد؛

ایک ماہ سے دو ماہ تک کی تاخیر پر 21/2 فیصد دو سے تین ماہ کی تاخیر پر 1/23 فیصد اور تین ماہ سے زیادہ تاخیر پر 1/27 فیصد۔ اونی اشیاء کے حوالے سے مختلف نرخوں کا ذکر کیا گیا تھا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ معاہدے کی شق 7 میں ترسیل کے بعد 15 دن کا وقت دیا گیا ہے جبکہ شق 9 میں خصوصی استثنیٰ کی شق شامل ہے جس میں ترسیل کو زبردستی، جنگی یا جنگی کارروائیوں، ہڑتالوں، لاک آؤٹ وغیرہ کی وجہ سے تاخیر کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ فاضل اٹارنی جنرل کا کہنا ہے کہ ٹرم کی شقوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ فریقین اس بات پر متفق ہیں کہ وقت معاہدے کے جوہر کا نہیں ہوگا اور ترسیل کے وقت کی ضمانت نہیں دی جائے گی۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ یہ دفعات اس کے بالکل برعکس ظاہر کرتی ہیں۔ پہلے پیراگراف کی دفعات فروخت کنندہ کو یہ حق دیتی ہیں کہ وہ نان ترسیل کے خریدار کو نوٹس دے اور خریدار کو اس طرح کے نوٹس پر آپشن دے کہ یا تو بھیجے گئے حصے کو منسوخ کر دے یا دوسرے پیراگراف میں بیان کردہ الاؤنسز پر وقت میں توسیع دے۔ جب تک وقت معاہدے کے جوہر کا نہ ہو اور ترسیل کے وقت کی ضمانت نہ دی جائے، وقت میں توسیع، یا ان الاؤنسز کے آپشن کے لئے ایسی شقیں بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی۔

شق نمبر 7 اور 9 کی دفعات سوال کو متاثر نہیں کرتی ہیں۔

لہذا ہماری رائے ہے کہ مندرجہ ذیل عدالتیں یہ سوچنے میں صحیح تھیں کہ ترسیل کے وقت کی ضمانت دی گئی تھی، اور وقت معاہدے کے جوہر کا تھا۔

یہ ہمیں اس سوال پر لاتا ہے کہ آیا مدعا علیہ فرم کا اپنے اٹلین سپلائرز کے ساتھ کوئی مناسب معاہدہ تھا جو اگر نہ ٹوٹا ہوتا تو وہ سوال میں سامان کی فراہمی کی پوزیشن میں آجاتے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اگر ایسا کوئی مناسب معاہدہ تھا تو مدعا علیہ ہرجانے کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔ یہ بھی اتنا ہی واضح ہے کہ اگر ایسا کوئی معاہدہ نہیں تھا تو مدعا علیہ ذمہ داری سے بچ نہیں سکتا۔

فاضل اٹارنی جنرل نے یہ دلیل دینے کی کوشش کی کہ اگر معاہدہ ایسا بھی ہو کہ مدعا علیہ کو اچھے وقت میں سامان حاصل کرنے کا امکان ہو تو یہ اسے بری کرنے کے لئے کافی ہوگا۔ہم سمجھتے ہیں کہ یہ تجویز درست نہیں ہے۔اس سے پہلے کہ بیچنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا جا سکے کہ سپلائی نہ کرنا اس کے سپلائرز کی جانب سے ڈیفالٹ یا اس کے کنٹرول سے باہر کسی اور وجہ سے تھا، بیچنے والا یہ ظاہر کرنے کا پابند ہے کہ بروقت فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے اس نے خود ہی سب کچھ کیا۔ وہ ایسا یہ دکھا کر کر سکتا تھا کہ اس نے ایک کنٹریکٹ بنایا تھا جس کے تحت وہ اچھے وقت میں سامان حاصل کرنے کا حقدار تھا۔ اگر وہ اپنے سپلائرز کے ساتھ اپنے معاہدے کے تحت اتنا حقدار نہیں تھا لیکن اس کے پاس وقت پر سامان حاصل کرنے کا صرف ایک موقع تھا تاکہ وہ اپنے معاہدے کی پاسداری کر سکے تو اس کی عدم فراہمی واضح طور پر معاہدہ نہ کرنے میں اس کی اپنی ڈیفالٹ کی وجہ سے ہوگی جو اسے اس کا حق دار ہوگا اور سپلائر کی طرف سے ڈیفالٹ یا اس کے کنٹرول سے باہر کی صورتحال کی وجہ سے نہیں ہوگا۔

اب اس کیس کے حقائق پر نظر ڈالیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ مدعا علیہ نے اپنے اٹلین سپلائرز کے ساتھ دو معاہدے کیے تھے — اگست 1950 کے لئے 2,00,000 پاؤنڈ کپاس کا ایک معاہدہ، جس کی ترسیل کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ بعد میں ستمبر 1950 تک توسیع کر دی گئی تھی۔4 اگست 1950 کا ایک اور معاہدہ، نومبر/ دسمبر 1950 کے لئے 3,00,000 پاؤنڈ کے لئے۔ مدعا علیہ نے 22 جولائی 1950 کو مدعی کمپنی کے ساتھ 40,000 پاؤنڈ کی فروخت کا معاہدہ بھی کیا تھا۔ اگست کی ترسیل — بعد میں نومبر/ دسمبر ترسیل میں تبدیل کر دی گئی۔ اکتوبر 1950 میں، اٹلین سپلائرز کے ساتھ پہلے معاہدے میں سے 50,000 پاؤنڈ آئے۔ اس میں سے 40,000 پہلے معاہدے کے اطمینان میں مدعی کمپنی کو دیئے گئے تھے اور 10,000 اس دوسرے معاہدے کے اطمینان میں دیئے گئے تھے — جواب مقدمہ میں ہے۔3,00,000 پاؤنڈ کے معاہدے کے تحت خریدار (مدعا علیہ) کو 70,000 پاؤنڈ کا سامان

ملا۔اس میں سے مدعی کمپنی کو کچھ بھی نہیں دیا گیا تھا اور اس طرح 40,000 پاؤنڈ تقسیم نہیں کیے گئے تھے۔سوال یہ ہے کہ کیا مدعا علیہ کو کوئی ایسا معاہدہ تھا جس کے تحت وہ معاہدہ نہ توڑا گیا ہوتو وہ اکتوبر/نومبر میں سامان کی ترسیل فروخت کرنے کے معاہدے کی پاسداری کے لیے بروقت سامان حاصل کرسکتا تھا۔

فاضل اٹارنی جنرل شکایت کرتے ہیں کہ مندرجہ ذیل عدالتوں نے فروخت کنندگان (اپیل کنندگان) کے اٹلین سپلائرز کے ساتھ پہلے کے معاہدے کو مکمل طور پر نظرانداز کردیا اور کہا کہ یہ کم ازکم ایک مناسب معاہدہ تھا۔اس دلیل میں طاقت ہوگی اگر خلاف ورزی کے وقت، یعنی آخری تاریخ جس کے تحت معاہدے کے تحت ترسیل کی جاسکتی ہے، مدعا علیہ اس سابقہ معاہدے کے تحت سامان حاصل کرنے کا حقدار ہوگا۔لیکن یہ پوزیشن نہیں ہے۔کسی بھی صورت میں پہلے کا معاہدہ ستمبر کے آخر میں منسوخ کردیا گیا تھا۔تاکہ خلاف ورزی کے وقت بیچنے والا اس معاہدے کے تحت کوئی سامان وصول کرنے کا حقدار نہ ہو۔

ہم اپنے اٹلین سپلائرز کے ساتھ فروخت کنندہ کے نومبر/دسمبر ترسیل معاہدے کے بغل میں آتے ہیں۔مندرجہ ذیل عدالتوں نے نشاندہی کی ہے کہ اس طرح کے معاہدے کے تحت، اٹلین سپلائرز دسمبر کے آخری دن تک ترسیل کو مؤخر کرنے کے حقدار تھے۔اگر یہ صورت حال ہوتو فروخت کنندہ آخری دن جس دن اس کے معاہدے کے تحت سامان فراہم کیا جانا چاہیے تھا، یعنی 15 دسمبر 1950 کو شق 7 کے تحت 15 دن کا اضافہ کرنے کے بعد، کوئی ایسا معاہدہ نہیں ہوگا جس کے تحت وہ مناسب وقت میں سامان وصول کرنے کا حقدار ہوگا۔تاہم فاضل اٹارنی جنرل نے موقف اختیار کیا ہے کہ مدعا علیہ نے اپنے اٹلین سپلائرز کے ساتھ جو معاہدہ کیا تھا اس کے تحت اٹلین سپلائرز نومبر/دسمبر کے عرصے میں سپلائی پھیلانے کے پابند ہوں گے اور اس طرح کم ازکم 15 دسمبر سے پہلے 40,000 پاؤنڈ کی سپلائی کرنے کے پابند ہوں گے۔

اس دلیل کی راہ میں سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ مدعا علیہان کا اپنے اٹلین سپلائرز کے ساتھ معاہدہ تیار نہیں کیا گیا ہے اور ہم اس معاہدے کی شرائط کو نہیں جانتے ہیں۔ بلاسی رام ٹھا کر داس بنام گبے جس سے فاضل وکیل نے معاہدے میں ترسیل کی شرائط کے بارے میں مدد طلب کی وہ" جولائی – دسمبر 1914 کے دوران اسٹیمرز کے ذریعہ کی جانے والی ترسیل تھی – کسی بھی مہینے میں ایک یا ایک سے زیادہ اسٹیمرز کے ذریعہ ترسیل۔ یہ واضح طور پر ایک قسط کا معاہدہ تھا اور اس معاہدے کی تعمیر پر عدالت نے کہا کہ خریدار کو جولائی سے دسمبر کے مہینوں میں پھیلی الگ الگ ترسیل کے ذریعہ سامان کی ترسیل کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے۔ فینکس ملز لمیٹڈ بنام مادھوداس روپچند میں یہ سوال پیدا ہوا کہ کیا مدعی فروخت کنندگان نے ڈلیوری نہ دے کر خلاف ورزی کی ہے جہاں ڈلیوری کی شرائط یہ تھیں: " اکتوبر–نومبر 1913 میں 200 گانٹھ نمبر 20 اور 1/220 ایس رنگ اور 50 گانٹھ نمبر 1/26 مولے دھاگے تیار کیے گئے" ۔ معاہدے میں مزید بتایا گیا کہ خریدار وقتاً فوقتاً بیلز کی ڈلیوری لینے پر رضامند ہوئے کیونکہ وہ تیار ہیں۔ ان شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے جناب جسٹس میکلوڈ نے کہا کہ عدالت صرف ان فریقین پر غور کر سکتی ہے جن کا ارادہ تھا کہ جب انہوں نے اس معاہدے پر دستخط کیے تھے تو اکتوبر–نومبر کے دوران دو سو گانٹھوں کی ترسیل طلب کی جائے اور دی جائے، ترسیل کی مدت کے دوران ایک وقت میں مناسب مقدار میں ڈلیوری مانگی جائے۔

یہ فیصلے اس معاملے میں انگریزی قانون کے عین مطابق ہیں جیسا کہ بنجمن آن سیل، 8 ویں ایڈیشن، صفحہ 724 پر اس طرح بیان کیا گیا ہے:

"جہاں قسطوں کی رقم کی وضاحت نہیں کی گئی ہے، وہاں بادی النظر میں قاعدہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ ترسیل کو معاہدے کی مدت کے دوران ریٹ کے مطابق تقسیم کیا جانا چاہئے۔

فاضل مصنف کا مزید کہنا ہے کہ " اگر اسے معاہدے کی شرائط یا ان حالات سے اکٹھا کیا جا سکتا

ہے کہ قابل قیمت ترسیل کا ارادہ نہیں تھا، تو یہ جیوری کے لئے ایک سوال بن جاتا ہے کہ آیا ٹینڈر یا مطالبہ، فراہمی معقول ہے۔''

تاہم واضح طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا ترسیل کو مدت کے دوران پھیلایا جانا چاہئے یا نہیں صرف قسط کے معاہدوں کی صورت میں پیدا ہوتا ہے۔ تاہم ہمارے سامنے ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو یہ ظاہر کرے کہ مدعا علیہ کا اٹلین سپلائرز کے ساتھ معاہدہ قسط کا معاہدہ تھا۔ اگرچہ مدعا علیہ کے اٹلین سپلائر کے مالک سے پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے ایسا کچھ نہیں کہا جس سے یہ بھی ظاہر ہو کہ اس کے اور مدعا علیہ کے درمیان معاہدہ قسط کا معاہدہ تھا۔ معاہدے کی عدم موجودگی یا کسی دوسرے حالات میں اس نتیجے پر پہنچنے کا جواز پیش کرنا ممکن نہیں ہے کہ یہ قسط کا معاہدہ تھا، فاضل اٹارنی جنرل کی اس دلیل کو قبول کرنا ممکن نہیں ہے کہ مدعا علیہ کے اٹلین سپلائرز اکتوبر/نومبر 1950 کی مدت میں سپلائی پھیلانے کے پابند ہوں گے۔

لہذا اس نتیجے سے کوئی بچ نہیں سکتا کہ مدعا علیہ اپنے کیس کو ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے کہ اس کا اٹلین سپلائرز کے ساتھ مناسب معاہدہ تھا، جسے اگر نہ توڑا گیا تو اسے 15 دسمبر 1950 سے پہلے 40,000 پاؤنڈ کپاس کے ریشے کے قبضے میں ڈال دیا جائے گا۔ لہذا مدعا علیہ فرم ان سامان کی فراہمی میں ناکامی کے ذریعہ معاہدے کی خلاف ورزی کے نقصانات کی ذمہ داری سے بچ نہیں سکتی ہے۔

اس کے مطابق اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.05.09 16:03
I am the author of this document